بعض حضرات کے معاندانہ رویہ کے باعث احقر کو بڑی مایوسی ہوتی تھی لیکن ہر قسم کے حوصلہ شکن حالات کے باوجود ناچیز کا راہوارِ قلم پوری برق رفتاری سے چلتا رہا اور ۱۹۷۴ء کے آخر تک امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر سات ہزار صفحات لکھ لیے تھے۔ جن میں معارفِ رضا کی چاروں جلدیں بھی ہیں جو تقریباً چار ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

ستم ظریفی کی انتہا اُس وقت ہوئی جب یہ عصیاں شعار ڈیڑھ سال تک صاحبِ فراش رہا اور معارفِ رضا درگور ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تو پڑھا لیکن قلمی میدان سے بڑی حد تک دل برداشتہ ہوگیا۔ جلد اوّل کے ساتھ اہل سنت و جماعت کے مستقبل کی جانب سے بھی مایوسی بڑھتی جاتی تھی کیونکہ۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا   کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جن بزرگوں نے قلم ہاتھ میں دیا تھا اُن کا فیضان بفضلہٖ تعالیٰ شاملِ حال رہا اور انہوں نے بھی اس میدان سے اِس نحیف و ناتواں کو بھاگنے نہیں دیا۔ کبھی نئے موضوعات پر لکھتا رہا اور کبھی پرانے مسودات کے مبیضے تیار کرنے میں مشغول رہا۔ غرضیکہ جو خدائے ذوالمنن کو منظور ہوا وہ کرتا رہا۔ اور جو نہ کر سکا وہ اُسے منظور ہی نہ تھا۔ آئندہ بھی وہی کچھ کر سکوں گا جو اُس قادرِ مطلق کو منظور ہوگا۔

یہ ناچیز نااہلی اور علمی بے مائیگی کے باوجود ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں رضائے حبیب کے لیے راہوارِ قلم کے سہارے دیارِ حبیب کی جانب روانہ ہوا تھا جس نے اپنی لگن لگائی ہے کامیابی کے ساتھ منزلِ مقصود تک پہنچانا بھی اُسی ناخدا کا کام ہے۔ احقر نے بارگاہِ رسالت میں اُسی وقت عرض کر دیا تھا۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیے ہیں

عبدالحکیم خاں اختر

۲۹ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

۱۳ جولائی ۱۹۸۰ء

Marfat.com

سوتے وقت جب آپ دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھتے تو انگلیوں کا انداز عجیب ہوتا۔ انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کے وسط پر رکھتے اور باقی انگلیاں اپنی اصلی حالت پر رہتیں۔ اِس طرح انگلیوں سے لفظ اللہ بن جاتا۔ گویا سوتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اللہ اور جسم سے محمد لکھ کر سوتے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ نے آپ کی ان والہانہ اداؤں کے پیشِ نظر ہی تو کہا تھا کہ: ؎

نامِ خدا ہے ہاتھ میں، نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غلامی ہے پڑی، لِکھے ہُوئے ہیں نام دو

چاندی کی کُرسی: ریاست رام پور میں اس قسم کا واقعہ پیش آیا تھا، جو اِس طرح منقول ہے:

"چنانچہ نواب صاحب نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلوایا اور حضور اپنے خسر جناب شیخ تفضل حسین کے ہمراہ رام پور تشریف لے گئے۔ جس وقت آپ نواب کے یہاں پہنچے اور نواب صاحب نے آپ کی زیارت کی تو بہت متعجب ہُوئے لیکن آپ کے علمی جاہ وجلال کے قائل ہو چکے تھے۔ اِس لیے آپ کے انتہائی اعزاز واکرام میں چاندی کی کُرسی پیش کی۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ مرد کے لیے چاندی کا استعمال حرام ہے۔ اِس جواب سے نواب صاحب کچھ خفیف ہُوئے اور آپ کو اپنے پلنگ پر جگہ دی اور آپ سے غایت لُطف ومحبت سے باتیں کرنے لگے۔" [۱]

نواب صاحب کِس طرح اعلیٰحضرت کے علمی جاہ وجلال کے قائل ہُوئے اور کیوں آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہُوا؟ اِس کا سبب ایک فتویٰ ہے۔ اُس فتوے کا واقعہ اِس طرح منقول ہے:

حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب کا نام سُن کر ایک صاحب رام پور سے اُن کی خدمت میں حاضر ہُوئے اور مولانا ارشاد حسین صاحب مجدّدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

---

[۱] محمد صابر نسیم بستوی، مولانا: مجددِ اسلام، ص ۳۵

Marfat.com